مفتی فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف

اسلام میں سنّت نبوی کا مقام

مترجم - سیف الرحمٰن بی ۔ اے

سابق مفتی دیار مصر فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف کا فتوٰی اسلام میں سنّت نبوی کا مقام نہایت ارفع و اعلیٰ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سُنّتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کی شمع فروزاں سے بے اعتنائی کرکے کبھی جادۂ مستقیم پر گامزن نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ قرآن پاک کی ہدایت کے خدوخال کی نشاندہی کی۔ اگر ہم سنّت نبوی کو یہ کہہ کر ترک کر دیں کہ ہمیں کتاب مقدس کی ہدایت کے ہوتے ہوئے کسی اور ہدایت یا رہنمائی کی ضرورت نہیں تو سخت غلطی ہے جو سراسر گمراہی کا موجب ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی واُمّی کی تعلیمات اور قرآن کریم کی تعلیمات دونوں الونریے اور متضاد نہیں جن کا اجتماع ناممکن ہو بلکہ دونوں کی تعلیمات اور ہدایت حقیقتاً ایک ہی ہے۔

کیونکہ سُنّت نبوی کو قرآن کریم سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا اور جو کچھ فرمایا وہ کتاب اللہ کی روشنی میں فرمایا۔ اس امر کی خود قرآن کریم شہادت دیتا ہے۔

وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ

؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اندریں حالات سنّت نبوی کی پیروی، کتاب الٰہی کی پیروی اور سنّتِ نبوی کا انکار کتاب اللہ کے انکار کے مترادف ہے۔ دونوں کی پیروی کے مجموعہ کا نام اسلام ہے اگر دونوں میں کسی ایک کو ٹھکرا دیں تو ہم اسلام کے جادۂ مستقیم سے کوسوں دور ہو جائیں گے اور ضلالت کے گڑھے میں جا گریں گے۔

بعض لوگوں نے ائمہ کی تقلید کے جال میں پھنس کر سنّت نبوی کو ٹھکرا دیا اور کہا کہ ہمارے امام صاحب اس حدیث کو بہتر جانتے تھے۔ جب انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا تو ہم کیسے کریں۔ درحقیقت یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا انکار اور سنت نبوی سے روگردانی ہے۔ ان کی قیامت کے روز آنکھیں کھلیں گی۔ جب یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمانوں کے زمرہ میں شامل کئے جائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ الٰہی! یہ میرے اُمتی کہلانے والے تیری مقدس کتاب اور میری سُنّت کو پس پشت پھینک کر اپنے علماء اور صلحاء کی پیروی میں مگن رہے۔

اس طرح بعض لوگوں نے یہ کہہ کر سنت نبوی سے منہ موڑ لیا کہ آج چودہ سو سال کا ایک طویل عرصہ گذر جانے کے بعد ہمیں کیسے معلوم ہو کہ یہ حدیث تاجدار مدینہ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ یہ کام سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے کیا اور کرنے کو فرمایا۔ اس کے برعکس قرآن کریم محفوظ ہے اور قطعی الثبوت، اس میں شک و شبہات کی گنجائش نہیں اس میں تغیر و تبدل کی جرات نہ کسی ہوئی اور نہ ہوگی۔ بریں وجہ ہم قرآنِ پاک پر عمل کرتے ہیں اور حدیث کی پیروی واجب نہیں سمجھتے۔ حدیث ظنی ہے یہ شکوک و شبہات سے بالاتر نہیں۔

دراصل یہ لوگ منکرین حدیث ہیں جو مختلف قسم کے بھیس بدل کر عوام کے سامنے آتے رہتے ہیں ائمہ حدیث نے اپنے اپنے وقت میں ان کو مدلل اور مسکت جواب دے خاموش کر دیا اور بتایا کہ قرآن کریم کی پیروی سُنت نبوی کی پیروی کے بغیر ناممکنات میں سے ہے اور سنت نبوی کی پیروی حقیقتاً" قرآن کریم کی پیروی ہے۔ بلکہ قرآن پاک اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (النساء)

آج پھر ایک طبقہ انکار حدیث اور انکار سُنت نبوی کے لئے بہانے تراش رہا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ دنیاوی افسروں اور حکام کی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی دو حیثیتیں تھیں۔ ایک حیثیت سے آپ پیغمبرانہ عہدہ جلیلہ پر فائز تھے۔ اس لحاظ سے آپ کے احکام کی پیروی اللہ کی پیروی ہے۔ اور دوسری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصی حیثیت تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ملک اور معاشرہ کے رسم و رواج کے مطابق کچھ کام سرانجام دیئے۔ ان کی حیثیت بس ایک ملکی رواج سے زیادہ نہ ہوگی۔ ایسے امور کو سنت کا نام دینا اور سُنت سُنت کہہ کر ورد کرنا جہالت اور دیوانگی ہے ایسی سنتوں کی پیروی کوئی موجب ثواب نہیں اور ایسی سُنتوں کا ترک کرنا موجب گناہ نہیں۔

دراصل ان لوگوں کے ذہن میں انکار حدیث کا بھوت سوار ہے۔ اسی لئے وقتاً فوقتاً نئے نئے شگوفے کھلاتے رہتے ہیں۔ ورنہ ایک پختہ ذہن اور راسخ العقیدہ مومن ایسی باتیں کبھی ذہن میں لا ہی نہیں سکتا۔

ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی واقعی دو حیثیتیں تھیں تو پھر آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کیوں نہ فرمائی؟ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو حیثیتوں کے قائل ہوتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکات و سکنات تک کی پیروی میں عشق کی بازی کیوں لگاتے؟ پھر ہمارے پاس کونسا معیار ہوگا جس کی رو سے ہم یہ فیصلہ

کر سکیں کہ یہ حکم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرانہ حیثیت سے فرمایا اور یہ حکم ملکی رسم و رواج کے مطابق ہے، یہ حکم حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے رسولِ خدا ہونے کی حیثیت سے فرمایا اور یہ حکم حضرت محمد بن عبداللہ کی حیثیت سے دیا۔ یا یہ کام رواجی ہے اور یہ کام شرعی حیثیت کا حامل ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ سنت نبوی کے دشمن اسے ختم کرنے کے درپے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سنت نبوی کی شمع فروزاں کے محافظ ہر زمانہ میں بھیجتا رہا ہے اور قیامت تک یہ شمع یونہی فروزاں رہے گی۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔

چنانچہ درج ذیل فتویٰ میں محترم جناب حسنین محمد مخلوف سابق مفتی دیار مصر نے سنت نبوی کے تارک کو خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ (سیف الرحمٰن بی-اے)

اللہ تعالےٰ نے خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام دے کر مبعوث فرمایا۔ دین اسلام وہ دین ہے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ اللہ کے نزدیک، (قابل قبول) دین اسلام ہی ہے۔

نیز یہ اللہ تعالےٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالےٰ ہے وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ نیز فرمایا: وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (آل عمران) جو شخص اسلام کے ماسوا کوئی اور دین تلاش کرے گا اس سے وہ دین ہرگز ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں اسے خسارہ ہی خسارہ ہوگا۔

اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ یہ لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے، اور روشنی ہے۔ اس میں ہدایت کے اور اسلام اور کفر میں امتیاز کرنے والے دلائل موجود ہیں۔ یہ کتاب الٰہی تبدریج آہستہ آہستہ نازل ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے ذریعے اپنے دین کی تکمیل کردی اور فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ) اور اپنی نعمت (قرآن کریم) تم پر مکمل بھیج دیا۔ اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا۔

اللہ تعالےٰ نے اس سے چمٹے رہنے کا حکم فرمایا۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (عمران) تم اللہ کے دین کو اکٹھے ہو کر مضبوطی سے تھام لو اور ٹولے ٹولے مت بنو۔

نیز اپنی اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ہر اس کام میں حکم دیا جو اس کی طرف اس کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ چنانچہ فرمایا۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا

الرسول (المائدہ) اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (النور) اگر تم اس (رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرو گے تو ہدایت یافتہ ہو گے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے تو صرف احکام الٰہی لوگوں تک پہنچانا ہے (رہا ہدایت کا معاملہ تو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

ایک اور موقع پر فرمایا مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (النساء) جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منہ پھیر لیتا ہے (تو کوئی بڑی بات نہیں) ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ (النساء) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی پر کمربستہ ہو جاتا ہے اور اس کی (مقرر کردہ) حدود سے تجاوز کرتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ میں داخل کرے گا اور اس میں سے باہر آنے کی امید ہرگز نہیں ہو گی بلکہ اس میں ہمیشہ اور ابدالآباد کے لیے رہے گا (پھر وہاں پر کوئی آرام و آسائش کا سامان نہیں میسر ہو گا بلکہ) ذلیل اور رسوا کرنے والے عذاب میں بند ہو گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے۔ جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کی پیروی کریں۔ آپ کی منہیات سے باز رہیں اور آپ کے اقوال و افعال کی پوری پوری پیروی کریں۔

کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال و افعال وحی الٰہی کے ماتحت سرزد ہوتے ہیں۔ جیسے فرمان ایزدی ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم) یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکلم اور گفتگو ہمیشہ وحی الٰہی کے مطابق ہوتی تھی۔

اسلامی شریعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور اوامر و نواہی کو اصولِ ثانی کی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ پہلا بنیادی اصول کتاب الٰہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تدریجاً کلمہ کلمہ اور آیت آیت کی شکل میں نازل ہوئی۔ اس لیے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ اسلام ان دو اصولوں پر قائم ہے۔ جب تک ان دونوں پر ایمان نہ لایا جائے اور تمام حالات اعمال اور اعتقادات میں ان کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے اس وقت تک کسی کا ایمان درست نہیں ہو گا۔

مسلمانوں نے اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے جو قرآن پاک کی کسی آیت یا کلمہ قرآن کا انکار کرتا ہے یا ایسی سنت کا انکار کرتا ہے جو پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہو جیسے کوئی شخص سفر کے ماسوا عصر کی چار رکعت سنت کا انکار کرتا ہے اور جیسے کوئی عصر کی نماز میں قرآت بالجہر پر یقین رکھتا ہے حالانکہ یہ بات قطعی طور پر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ عصر کی نماز میں چار رکعت سنت ہیں اور اس کی فرض نماز میں قرآت سری ہے۔

بریں وجہ ہم نے یہ فتویٰ صادر کیا ہے کہ جو شخص رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت کو خواہ قول ہو یا فعل جو قطعی الثبوت ہو، ترک کرتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ سنتوں کی حیثیت اسلام کے ثابت اور متحقق ہونے کے لئے اصول ثانی کی نہیں اور اس کو ترک کرنا جائز تصور کرتا ہے تو ایسا شخص بالاجماع دین اسلام سے خارج ہے اور اللہ کا نافرمان ہے۔ کیونکہ جہاں اس نے اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے وہاں اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو بھی لازم ٹھہرایا ہے۔

دین اسلام امت محمدیہ کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر حق، ہدایت، علم، نور، فضیلت اور کمالات لے کر آیا اور اللہ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام دے کر تمام روئے زمین کے لوگوں کے لئے جو قیامت تک ہونے والے ہیں مبعوث فرمایا۔ ایسے نبی کے احکام اور اوامر و نواہی کی تعلیم میں حیلہ سازی کرنا واضح گمراہی اور صریح کفر ہے۔ اس لئے ان دونوں اصولوں کی ترغیب دلانا ضروری ہے تاکہ لوگوں کو ان کا علم ہو جائے اور اسلام میں ان کا عقیدہ یہ ہو کہ یہ دونوں (قرآن و سنت) اسلام کے بنیادی اصول ہیں اور ان میں کوتاہی برتنے والے کو ہر ممکن طریقہ سے انتباہ کیا جائے تاکہ حق اور دین اسلام کا قیام ہو اور کفر، گمراہی اور فساد کی جڑ کاٹی جائے۔ اللہ ہی ان امور کی توفیق دینے والا ہے اور راہ راست کی ہدایت دینے والا ہے۔

اس عقیدہ کی نشر و اشاعت تمام اسلامی ممالک میں ضروری ہے۔ رہا ہدایت کا معاملہ تو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

(فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف سابق مفتی دیار مصر۔

ماخوذ از اخبار العالم الاسلامی بابت ۴ دسمبر ۱۹۷۸ء عدد نمبر ۶۰۵